REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ ‏| ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۵ھش ‏| ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء ‏| نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ اخبار احمدیہ ۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے بچے کو اگزیما کی تکلیف میں درمیانی افاقہ کے بعد پھر کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور بچہ بہت بے چین رہتا ہے۔ احباب کرام بچے کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو ۱۷ فروری کو دوبارہ میو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ چونکہ سابقہ اپریشن کے بعد دوبارہ مواد اور پیپ جمع ہو جانے کی وجہ سے Infection ہو گیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے بخار بھی رہنے لگا تھا ۲۰ فروری کو دوبارہ اپریشن کیا گیا ہے جسکے بعد مکرم مولوی صاحب سخت تکلیف محسوس کر رہے ہیں کل ٹمپریچر ۱۰۰ تھا۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ آپ کا پتہ البرٹ وکٹر ہال بستر ۵۷ میو ہسپتال لاہور ہے۔

۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

فضل عمر ہسپتال اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد

بنیاد رکھنے کی رسم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ادا فرمائی

ہر دو تقاریب کے موقعہ پر پرسوز اجتماعی دعا

ربوہ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو "یوم مصلح موعود" کی مبارک تقریب کے موقعہ پر فضل عمر ہسپتال اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور ان ہر دو تقاریب میں پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ میں مقیم صحابہ کرام صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان تحریک جدید کے وکلا حضرات اور اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

فضل عمر ہسپتال جو ۳۲½ کنال کے قطعہ زمین پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ چار بلاکس پر مشتمل ہوگا۔ جن میں چار Indoor wards بھی ہونگے۔ اور ان میں ۳۲ مریضوں کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ سر دست دو بلاک تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جو casualty ward اور out door پر مشتمل ہونگے۔ ان دونوں بلاکوں کے مکمل ہونے پر ربوہ کا موجودہ ہسپتال جو تا حال کچی اور عارضی عمارت میں چل رہا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کی پختہ عمارت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

ہسپتال کا سنگ بنیاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نماز عصر کے بعد ساڑھے چار بجے گول بازار کے قریب اس مقام پر تشریف لائے جہاں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر شروع کی جا رہی ہے۔ حضور کی کار پہنچتے ہی صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور عملہ ہسپتال کے دیگر ارکان نے آگے بڑھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور بعض دیگر احباب کی معیت میں اس جگہ پر تشریف لائے۔ جو سنگ بنیاد کے لئے مخصوص کی گئی تھی اور حضور نے اپنے دست مبارک سے تین اینٹیں بنیاد میں رکھیں۔ سب سے پہلے حضور نے درمیان میں قادیان سے آئی ہوئی ایک اینٹ رکھی۔ اس کے بعد اس کے دونوں طرف دائیں اور بائیں دوسری دو اینٹیں رکھیں۔ جونہی حضور نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد کے طور پر پہلی اینٹ رکھی ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ موٹر کار میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر سے ملحق اس جگہ تشریف لے گئے۔ جو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر دفتر کی تعمیر کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ یہاں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب قائد عمومی اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال نے حضور کا استقبال کیا۔ موٹر کار سے اترنے کے بعد حضور مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مکرم مولوی ابو العطاء صاحب کی معیت میں اس جگہ تشریف لائے جو سنگ بنیاد

(باقی صفحہ ۸ پر)

یوم مصلح موعود کے مبارک موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ

پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر

۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں یوم مصلح موعود کے موقعہ پر جو عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس کی روئداد کا ایک حصہ کل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ باقی حصہ درج ذیل ہے۔

آخر میں مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے نہایت احسن پیرایہ میں پیشگوئی کے اس حصہ پر روشنی ڈالی کہ "وہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا" آپ نے فرمایا اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ مشکلات پیدا ہونگی آفات کی آندھیاں چلیں گی۔ لیکن چونکہ مصلح موعود کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا اس لئے مشکلات اور آفات کی آندھیاں جماعت کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گی اور مصلح موعود ہر مرحلہ پر مظفر و منصور ہوتا ہوا آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا اس امر کو اچھی طرح واضح کرنے کے بعد آپ نے کہا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۴۲ سالہ دور خلافت میں ہم میں سے ہر ایک نے قدم قدم پر یہ مشاہدہ کیا ہے کہ خدا کا سایہ حضور ایدہ اللہ کے سر پر ہے مشکلات و مصائب کے طوفان اٹھے ہیں۔ لیکن چونکہ جماعت سیدنا حضرت امیر المومنین کے وجود کی برکت سے خدا کے سایہ کی حفاظت میں ہے اس لئے وہ طوفان بیٹھتے چلے گئے اور احمدیت کا قافلہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا رہا۔

حدیث نبوی

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا خدا کے سایہ کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل

(بخاری)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ فروری ۵۶ء

اصول و مصالح

معاصر روزنامہ "تسنیم" نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۶ء کے اداریہ زیر عنوان "ایک اور فتنہ" میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ "ہر مسئلہ کو اس کے اصل پس منظر میں رکھ کر اصول و مصالح کے تقاضوں کی روشنی میں رائے دینی چاہیئے۔ دور از کار مباحث میں الجھنا اجتماعی زندگی کے لئے نہایت ہی نقصان دہ ہوتا ہے۔"

شاید کوئی معقول آدمی اس بات میں معاصر سے اختلاف نہیں کرے گا۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا معاصر خود اور اس کے ہمخیال بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی اداریہ میں وہ لکھتا ہے

"بہرحال ہم تمام ایسے لوگوں سے جو اسلامی دستور اور اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ عرض کریں گے۔ کہ ان حلقوں کو اپنے مخصوص اور پیشہ ورانہ مشاغل میں مصروف رہنے دیں۔ لیکن احساسِ کمتری کے کسی خفیف سے خفیف احساس میں بھی مبتلا ہوئے بغیر دستور کے اندر زیادہ سے زیادہ اسلامی اصولوں کو شامل کروانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں۔ اس وقت ہم ایک نہایت ہی نازک مرحلے پر کھڑے ہیں۔ "دستور کی اسلامی دفعات" کو ختم کرنے یا ان سے متعلق فکری الجھاؤ پیدا کرنے کی کوششیں بعض حلقوں کی طرف سے پوری طرح جاری ہیں۔ اور رہیں گی۔ لیکن عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ حسب سابق ریاست کے نام۔ صدرِ ریاست کے مسلمان ہونے اور طریقِ انتخاب کے متعلق اپنے نظریات سے دستور یہ کو آگاہ کرتے رہیں۔ اور اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مسٹر محمد علی (وزیر اعظم) مسٹر فضل الحق اور مولانا اطہر علی (صدر نظام اسلام پارٹی) کو تاروں کے ذریعہ اطلاع دیتے رہیں۔ کہ ان سب معاملات میں ملت کے نقطۂ نظر کو نظر انداز کیا جانا کسی حال میں بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جن دقتوں کے علی الرغم اور جن حالات میں یہ دستور بن رہا ہے۔ ان کے پیشِ نظر یہ دفعات دستور کا مزاج متعین کرنے کے لئے غیر معمولی اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔ اور دستور کے نفاذ کے معاملے میں ان کی حیثیت فیصلہ کن ہوگی۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۷ فروری ۵۶ء)

کوئی مسلمان جو دین اسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو عام دنیا میں اسلامی اصولوں کی حکومت پسند نہیں کرتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر چند اہل علم حضرات یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے جو طریقِ کار انہوں نے اختیار کیا۔ وہی ٹھیک ہے۔ تو کیا ان کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کی رائے کو معقول دلائل سے رد کرنے کی کوشش کریں۔ جو اس طریقِ کار کو اسلام کے اصولوں کی خلاف ورزی اور ملک و اسلام کے لئے ضرر رساں سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگ جائز طور پر پوچھ سکتے ہیں۔ کہ کیا اسلامی اصولوں کی حکومت دنیا میں اسی طرح قائم ہو سکتی ہے۔ کہ مختلف جگہوں سے چند آدمی "مسٹر محمد علی (وزیر اعظم) مسٹر فضل الحق اور مولانا اطہر علی (صدر نظام اسلام پارٹی) کو تاروں کے ذریعہ اطلاع دیتے رہیں) کہ ان سب معاملات میں ملت کے نقطۂ نظر کو نظر انداز کیا جانا کسی حال میں بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔"

کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ بعض مسلمان نیک نیتی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مثلاً اہل علم حضرات کا ایک بورڈ مقرر کرنا اور اس طرح قانون ساز اسمبلی کو بے دست و پا کر دینا اور ملک کو چند اہل علم حضرات کے حوالے کر دینا خاصکر ایسی حالت میں کہ اکثر اسلامی بنیادی اصولوں میں اسلامی کہلانے والے فرقوں کا تضاد کی حد تک باہم اختلاف ہے۔ "اصول و مصالح کے تقاضوں" کو نظر انداز کر دینے کے مترادف ہے۔ اور ان بعض اہل علم حضرات کے طریقِ کار کو اپنانے سے نہ صرف ملک کو نقصان پہنچے گا۔ بلکہ دین اسلام کو بھی ضرر پہنچنے کا بہت بڑا احتمال ہے جیسا کہ معاصر نے اسی اداریہ میں تسلیم کیا ہے۔ ہم ایک نہایت ہی نازک مرحلے پر کھڑے ہیں۔ کیا مرحلہ کی نزاکت کا یہ تقاضا نہیں ہے۔ کہ ہم جو قدم اٹھائیں۔ وہ نہایت غور و فکر کر کے اٹھائیں۔ اور محض تاروں وغیرہ کی دھمکیوں اور دھاندلی کے ہتھیاروں کو استعمال کر کے اپنی بات منوانے کی کوشش نہ کریں۔

ہو سکتا ہے کہ ان چند اہل علم حضرات کا نقطۂ نظر صحیح ہو۔ اور وہ نیک نیتی سے سمجھتے ہوں۔ کہ جس طریق سے وہ اسلام کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔ وہی درست ہے۔ لیکن انہیں یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ وہ طریقِ کار اختیار کر رہے ہیں۔ وہ بھی اسلامی ہے یا نہیں دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام کی حقانیت رائے عامہ (اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ ان کی رائے عامہ کوئی ڈھونگ نہیں) سے ثابت کی جاتی ہے۔ یا حق حق ہی ہے خواہ رائے عامہ اس کے مخالف بھی ہو۔

اگر جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ رائے عامہ ان اہل علم حضرات کے دعوے کے مطابق ان کے ہی ساتھ ہے۔ تو پھر بھی یہ سوال باقی رہتا ہے۔ کہ ایسی رائے عامہ کی دین اسلام کے متعلق کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ جس کے متعلق ان اہل علم حضرات میں سے ایک نے ان کے متعلق ایک بار نہیں بلکہ کئی بار یہ رائے ظاہر کی ہے۔

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے۔ کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں۔ نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۰۷ مصنفہ مولانا مودودی)

جب ایک قوم کے ۹۹۹ فی ہزار افراد ان اصولوں سے ناآشنا ہوں۔ اور حق و باطل کی تمیز نہ کر سکتے ہوں۔ تو یہ دعویٰ تو ایک طرف رہا۔ کہ ان کی اکثریت ان اصولوں کو برسرِ کار لانا چاہتی ہے۔ کیا کوئی انسان جس میں ذرا بھی عقل ہے۔ یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ ایسے اصولوں کے متعلق وہ کوئی رائے دے بھی سکتے ہیں۔ جبکہ وہ حق و باطل میں بھی تمیز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

ہم معاصر اور اس کے ہمخیالوں سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ یہ نہایت نازک مرحلہ ہے۔ وہ پراپیگنڈا کے لادینی طریقِ کار کو اپنانے اور دھاندلی سے اپنے خیالات کو ٹھونسنے کی کوشش کی بجائے خود بھی اپنے اسی اصول پر عمل کریں۔ کہ

"ہر مسئلہ کو اس کے اصل پس منظر میں رکھ کر اصول و مصالح کے تقاضوں کی روشنی میں رائے دینی چاہیئے۔"

سوشل سائنس کی کلاس اور خدام

معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی عنقریب سوشل سائنس کی ایک کلاس جاری کر رہی ہے۔ جس کا کورس دو سال کا ہوگا۔ اس کلاس میں داخلہ کے لئے بی اے پاس ہونا ضروری ہے۔ یہ کورس پاس کرنے پر ایم اے کی ڈگری دی جائے گی۔

چونکہ خدام الاحمدیہ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد خدمتِ خلق ہے۔ اور یہی سوشل سروس ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایسے خدام جو اس کلاس میں داخلہ لینا چاہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی وساطت سے بھجوانی چاہئیں۔ "تا داخلہ میں سہولت ہو۔

گو اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے بی اے پاس ہونا لازمی ہے۔ لیکن اگر گنجائش ہوئی۔ تو میٹرک اور ایف اے پاس بھی لئے جا سکتے" ہیں۔ مگر انہیں صرف سرٹیفیکیٹ ملیگا۔ ڈگری نہیں ملے گی۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لائبریریاں قائم کرنے کی خواہشمند جماعتیں

نظارت رشد و اصلاح کی طرف سے جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے مطالبہ بھی ہوا ہے۔ وہ جماعتیں جو لائبریری قائم کرنے کی خواہش رکھتی ہوں۔ مہربانی کر کے نظارت ہذا کو اطلاع کر دیں۔ ایسی اطلاع کے ساتھ ان کتب کی فہرست جو ان کے پاس موجود ہوں۔ وہ بھی ارسال فرما دیں۔

لائبریری کے لئے نظارت کتب مہیا کرے گی۔ کمرہ اور فرنیچر کا خاطرخواہ انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔ (ناظر رشد و اصلاح)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چھوٹے بھائی منیر الدین واقفِ زندگی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بروز ہفتہ مورخہ ۱۱ فروری ۵۶ء اچانک بلڈ پریشر کے حملہ سے گوجرانوالہ میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ ماسٹر فیروز الدین صاحب پال مارٹی پور کراچی کی دختر تھیں۔ احباب و بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار صدر الدین نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی حال گوجرانوالہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جماعتی اور ملکی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان ملازمتوں کی بجائے ٹیکنیکل پیشوں کو اختیار کریں

ہمارے مدارس میں درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف دستکاریوں کی عملی ٹریننگ کا بھی انتظام ہونا چاہیئے

دستکاری کے پیشہ میں ترقی کرنے اور زیادہ کمانے کے وسیع امکانات موجود ہیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب

ربوہ ۱۹۰۵ر فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۵۶ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ زرعی صنعتی اور طبی معلومات کی عملی ٹریننگ لینے کی کوشش کریں تاکہ جب وہ سکول سے فارغ ہوں تو وہ صرف ملازمت کرنے کے ہی قابل نہ ہوں۔ بلکہ دستکاری کے کاموں کو بطور پیشہ اختیار کرکے اپنی ترقی اور کامیابی کی نئی نئی راہیں نکال سکیں۔ اور اس طرح اپنی آمد کے ذرائع کو وسیع کرنے کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی مضبوطی اور اس کے مالی استحکام کا بھی موجب بنیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ نصیحت اس دعوت عصرانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمائی۔ جس کا اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے جماعت نہم نے کیا تھا۔ اور جس کی غرض طلبائے جماعت دہم کو (جو عنقریب میٹرک کے امتحان میں شامل ہوکر سکول کی تعلیم سے فارغ ہو رہے ہیں) کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہنا تھی۔ باوجود علالت طبع کے حضور ازراہ شفقت اس تقریب میں تشریف لائے۔ اور طلباء و اساتذہ کو اپنی زریں ہدایات و نصائح سے نوازا۔ اس موقعہ پر متعدد دیگر بزرگان سلسلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے :

ایڈریس اور اس کا جواب

یہ تقریب سکول کے بورڈنگ ہاؤس کے صحن میں منعقد کی گئی۔ کارروائی کا آغاز بعد نماز عصر تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو جماعت نہم کے ایک طالب علم سید احمد ناصر (ابن نور محمد صاحب کاتب) نے کی۔ بعد ازاں محمد اسمٰعیل وسیم (ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے سیکنڈ ماسٹر سکول ربوہ) متعلم جماعت نہم نے سپاسنامہ پیش کیا۔ سپاسنامہ میں طلباء نے جماعت دہم کو الوداع کہتے ہوئے ان سے اس امید اور توقع کا اظہار بھی کیا گیا تھا کہ وہ سکول سے فارغ ہوکر ہر میدان میں ان نیک روایات کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ جو اس سکول کی نیک نامی اور شہرت کا باعث ہیں۔ اور اپنی زندگی کو اپنے پیارے آقا اور امام کی خواہش کے مطابق نیکی تقوےٰ اور خدمت دین میں بسر کرنے کی توفیق پائیں گے۔

ایڈریس میں مختلف مقابلوں میں سکول کی ان نمایاں اور ممتاز کامیابیوں کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ جن میں طلباء نے جماعت دہم نے حصہ لیا۔

طلباء نے جماعت دہم کی طرف سے عطاء الرحیم ابن مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ و اساتذہ کی خدمت میں درخواست دعا کی۔ تاکہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکیں جن کا اظہار ایڈریس میں کیا گیا تھا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

حضور نے فرمایا الحمدللہ کہ ہمارے سکول کی ایک اور میٹرک کلاس اس سال ربوہ سے امتحان میں شامل ہونے کے لئے جا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ میں ابھی ابھی مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم سے یہ ذکر کر رہا تھا۔ کہ ہمارے مرکز میں اب تعلیم حاصل کرنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد اللہ تعالےٰ کے فضل سے اتنی بڑھ چکی ہے۔ کہ ہمیں جلد سے جلد ان کے لئے ایک ایک اور ہائی سکول قائم کرنا چاہیئے۔ لیکن اس کے راستے میں سب سے بڑی روک سلسلے کی مالی مشکلات ہیں۔ جو اس وقت تک دور نہیں ہوسکتیں۔ جب تک کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں میں محض ملازمتیں کرنے کی بجائے مختلف زرعی، تجارتی۔ اور صنعتی لائنوں کی طرف جاکر ان میں ترقی کرنے زیادہ کمانے اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کا رجحان پیدا نہیں ہوتا

حضور نے فرمایا اگر ہمارے تعلیمی اداروں میں درس تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف دستکاریوں کے سکھانے کا بھی انتظام ہو۔ تو اس سے یقیناً یہ رجحان ترقی کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر ہمارے اس سکول میں لوہار اور ترکھان کا کام سکھایا جائے۔ تو ہمارے بہت سے بچے سکول سے فارغ ہوکر ان لائنوں میں ترقی کرسکیں گے۔ اسی طرح اگر ایک زمیندارہ کلاس اس میں ہو جس میں بتایا جائے۔ کہ کونسے وقت کونسی فصل اچھی ہوتی ہے۔ مختلف فصلوں کے ہل چلانے اور پانی دینے کا کیا طریق ہے۔ اچھا بیج استعمال کرنے اور مناسب موقعہ پر کھاد دینے سے پیداوار میں کتنا اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس طرح کی ابتدائی باتیں اگر زمینداروں کے بچوں کو سکول میں ہی بتادی جائیں۔ تو اس سے یقیناً وہ بڑے ہوکر بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور جماعت کے زمینداروں کی پیداوار کہیں سے کہیں پہونچ سکتی ہے۔

زرعی ترقی کی اہمیت

حضور نے یورپ کے مختلف ممالک کی فی ایکڑ پیداوار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہمارے احمدی زمیندار محنت سے کام کریں۔ اور زرعی ترقی کے متعلق نئے تجربات سے فائدہ اٹھائیں تو ان کی آمدنیاں کئی گنا بڑھ سکتی ہیں۔ اور اگر وہ اپنی پیداوار کا معیار یورپ کی کم سے کم پیداوار تک بھی لے جائیں۔ تو جماعت کا چندہ بآسانی ساڑھے تین کروڑ تک پہونچ سکتا ہے۔ اور ہم ایک سکول چھوڑ کئی مزید سکول اور کالج قائم کرسکتے ہیں۔

جماعت کی مالی قربانی عدیم النظیر ہے

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کے کام دو حصوں میں منقسم ہیں ایک کام ہے اپنی آمدنیوں کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا یہ کام ہماری ذاتی ہمت اور سعی سے تعلق رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۳۷ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء (جمعرات، جمعہ ہفتہ اور اتوار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ بہت جلد اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے اطلاع دیں۔

(سکرٹری مجلس مشاورت)

موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ جماعت نے پوری ہمت سے یہ کام نہیں کیا اور اس میں ترقی کی ابھی کافی گنجائش ہے۔ دوسرا کام ہے دین کی خدمت کے لئے چندہ دینا یہ کام دل سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اس کام میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ پس جو کام ہمارے اختیار میں تھا۔ اسکے کرنے میں تو ہم نے کوتاہی کی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں تھا۔ وہ اس نے کر دیا ہے اور ایسے رنگ میں کر دیا ہے کہ دنیا ہماری جماعت کی مالی قربانی کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے ہمارے پاکستان کے احمدی جس طرح پیٹ کاٹ کاٹ کر دین کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ اس کی فی الواقع کوئی مثال نہیں مل سکتی حالانکہ یورپ کے مقابلہ میں ان کی آمدنیاں بہت ہی محدود ہیں۔ اگر پاکستان کا معیار زندگی بھی یورپ اور امریکہ جتنا بلند ہو اور پاکستانی احمدی اپنی موجودہ شرح کے مطابق ہی چندہ دیں۔ تو بھی ہمارا چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے پاکستان کی موجودہ سالانہ آمدنی کے لگ بھگ پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم تعلیمی اور رفاہی کاموں میں بیسیوں گنا زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔

ٹیکنیکل پیشوں کی اہمیت

حضور نے فرمایا ہمارے نوجوانوں میں بی اے ایم اے کرنے کا بہت شوق ہے۔ وہ خواہ فیل ہی ہوتے رہیں۔ پھر بھی کالج میں جانے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں ٹیکنیکل لائنوں کی طرف جانے کو پسند نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ ان لائنوں میں ملازمتوں کی نسبت ترقی کرنے اور روپیہ کمانے کے بہت زیادہ امکانات ہیں حضور نے کئی ایک مثالیں دیتے ہوئے واضح فرمایا کہ کس طرح بعض دستکاروں نے نہایت معمولی اور محدود پیمانے پر کام شروع کیا۔ اور پھر ترقی کرتے ہوئے کہیں سے کہیں پہنچ گئے

دو ضروری باتیں

حضور نے فرمایا۔ پس دو باتیں ایسی ہیں جنہیں اگر ہمارے سکولوں میں رائج کیا جائے۔ تو ہماری آئندہ نسلوں میں ملازمتوں کی طرف جانے اور دستکاریوں سے نفرت کا رجحان بدلا جا سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری کا کوئی کام ضرور سکھایا جائے مثلاً لوہار کا کام ہے یا زمیندارہ کا کام ہے جس کے لئے سکول سے ملحق ایک چھوٹا سا قطعہ زرعی فارم کے طور پر مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ جس میں عملی طور پر زراعتی ترقی کی ابتدائی باتیں سکھائی جائیں گی

کمپونڈری کے کام کی اہمیت

دوسری بات یہ ہے کہ سکول کے ہر بچے کو کمپونڈری کا کچھ کام سکھایا جائے اس کے لئے اگر ہفتہ میں صرف دو گھنٹے بھی مخصوص کر دیئے جائیں۔ تو بھی بچے اپنی تعلیم میں حرج کئے بغیر معمولی علاج معالجہ کرنے پر قادر ہو جائیں گے۔ اور یہ چیز ایسی ہے جس کی ازحد ضرورت ہے۔ ملک میں ڈاکٹروں کی بہت کمی ہے۔ اسلئے کمپونڈری کا کام کرنے والے ملک کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں کما سکتے ہیں۔ اور عملاً کما بھی رہے ہیں۔ پس میرے نزدیک یہ دو باتیں ایسی ہیں۔ جو اگر ہمارے سکولوں میں رائج ہو جائیں۔ تو ان سے موجودہ ذہنیت کو بدلا جا سکتا ہے۔ اور نوجوانوں کے قلوب میں مختلف ہنروں اور پیشوں کو سیکھنے کا شوق اور ولولہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جس کی بدولت عملی زندگی میں ان کے لئے آمدنی پیدا کرنے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کے نئے نئے راستے کھلیں گے۔ اور اس طرح جماعت کی مالی حالت بھی زیادہ مستحکم ہو سکے گی۔ اور جماعت اسلام کی ترقی اور دین کی خدمت کے سلسلے میں اپنی سعی کو تیز سے تیز تر کر سکے گی۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اگر نوجوانوں کی موجودہ ذہنیت ہی قائم رہی۔ اور ان میں دستکاریوں کے پیشوں کو اختیار کرنے کا شوق پیدا نہ ہوا تو یاد رکھو اس سے نہ ملک کا معیار زندگی بلند ہو سکتا ہے۔ اور نہ جماعت کی مالی پوزیشن ہی مضبوط ہو سکتی ہے۔ کیونکہ گو ملازموں کی تنخواہیں بڑھ گئی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اخراجات زندگی بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

دعا اور شرف مصافحہ

تقریر کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی اور پھر ۱۳۷ طلباء کو (جو اس سال میٹرک کے امتحان میں سکول کی طرف سے جا رہے ہیں) اور سکول کے اساتذہ کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ (نامہ نگار)

شکریہ احباب

ہمارا چھوٹا بچہ عزیز عبدالواسع بعمر ۲ سال جو تین ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل تھا۔ ۸ ، ۹ فروری کی شب ۱/۲ ۱۲ بجے ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

عزیز کی وفات پر بہت سی بہنوں اور بھائیوں نے ہمیں تعزیت کے تار و خطوط ارسال کئے۔ ان تمام تعزیت ناموں کے علیحدہ علیحدہ جواب دینا اس حالت میں ہمارے لئے مشکل ہے۔ ہم اپنے تمام عزیزوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ڈاکٹر و بیگم ڈاکٹر عبدالحمید، چیف میڈیکل افیسر چاٹگانگ)

درخواست دعا

مکرم محترم چوہدری عبدالغنی صاحب ہیڈ کلرک محکمہ بندوبست جھنگ مگھیانہ کے متعلق اطلاع آئی ہے کہ قریباً تین ہفتہ سے انہیں شدید نزلہ و کھانسی ہے۔ کبھی حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت بخشے۔ (غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد مکرم ملک نادر خان صاحب ساکن سرکال سکنہ ضلع جہلم ۱۵ فروری کو چند دن بیمار رہ کر انتقال فرما گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۹۰ سال تھی تابوت جمعہ کی صبح کو بذریعہ ٹرک راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ صحابی اور موصی تھے۔ آپ کی بیعت ۱۹۰۳ء سے پہلے کی تھی۔ آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں جگہ دی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند درجہ عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین (ملک محمد افضل)

(۲) مکرم اللہ داد صاحب کھرل سکنہ ٹھٹھہ ڈسکی کا ہیں اکیلے احمدی تھے وہ وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔ (محمد یوسف سکنہ حجاہرہ)

ضروری اعلان

بعض بیرونی ممالک بالخصوص افریقہ اور مشرق بعید کے بعض ممالک میں مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے۔ جو احباب ان ممالک میں جانا چاہیں وہ اپنے ناموں اور تفصیلی کوائف سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(۱) بی اے (فرسٹ کلاس)
(۲) بی اے۔ بی ٹی
(۳) ایم اے (سیکنڈ کلاس)
(۴) ڈاکٹر (ایم بی بی ایس)

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

نادر موقعہ

تعلیم الاسلام کالج کو چندہ تعمیر کے سلسلے میں ایک خاصی تعداد بنیان کی موصول ہوئی ہے۔ جو سستے داموں پر فروخت کی جا رہی ہے ایسے احباب جو اکٹھے منگوانا چاہیں اطلاع فرمادیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں دورہ

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت و اعانت کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو ذیل کے اضلاع میں بغرض دورہ بھجوایا گیا ہے۔ مقامی عہدیداران جماعت اور دیگر احباب خواجہ صاحب سے کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمل پور اور نوشہرہ چھاؤنی وغیرہ۔

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی آخری وصیت

وہ راز کی بات جس کے ساتھ خدا کی ایک بہت بڑی تقدیر وابستہ ہے

(۲)

مسعود احمد

اسی طرح ۱۹۱۰ء میں عیسائی مشنریوں کی ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں اس امر پر غور کیا گیا تھا۔ کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں تک مسیحیت کا پیغام پہنچانے کے لئے کیا کیا طریقے اور وسائل کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ کانفرنس میں مسلمانوں کے عقائد اور خیالات کے متعلق جو رپورٹ پیش کی گئی۔ اس میں "حیاتِ مسیح" اور "احیائے موتیٰ" کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ مسلمانوں کے ان عقائد سے ہمیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ وہ مسیحؑ کی طرف ایسی صفات منسوب کرتے ہیں۔ کہ جن سے مسیحؑ کا تمام دیگر انبیاءؑ سے افضل ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے ذہنوں کو اس بات کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بالآخر اس کی الوہیت کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ چنانچہ اس رپورٹ میں جو "The Missionary Message in Relation to Non christian Religions" کے نام سے کتابی شکل میں طبع شدہ موجود ہے۔ لکھا ہے:۔

ترجمہ:۔ "اسلام میں اگرچہ مسیحؑ کا مرتبہ محمدؐ سے کم ہے لیکن بایں ہمہ اسے ایک بہت بلند مقام دیا گیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے متعلق بہت سی ایسی صداقتوں کو جنہیں مسلمان خود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اپنے حق میں استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ امر واضح کر سکتے ہیں۔ کہ خود ان کے اپنے (غیر شعوری) بیان کے مطابق مسیح ایسی صفات کا مالک تھا۔ کہ جو ہمیں اس بات کا سزاوار ٹھہراتی ہیں۔ کہ ہم اسے ہر دوسرے نبی سے افضل مانیں۔ اس طرح ہم اس کی الوہیت کو تسلیم کرانے کا راستہ صاف کر سکتے ہیں۔" (صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴)

وفاتِ مسیحؑ پر عیسائی دنیا کا اضطراب

عیسائی پادریوں کے یہ اقتباسات اس حقیقت پر زندہ گواہ ہیں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے آج سے ۶۵ سال قبل مسلمانوں کو جو نصیحت کی تھی۔ اور جسے آخری وصیت قرار دیا تھا۔ اس کا ایک ایک لفظ حق اور صداقت پر مبنی ہے۔ ان اقتباسات سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ "حیاتِ مسیح" کا عقیدہ جو قرآن مجید کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ خود مسلمانوں کے لئے کس قدر مہلک ثابت ہوا ہے۔ اور محض اس ایک عقیدے کا سہارا لیکر عیسائی پادریوں اور مشنریوں نے مسلمانوں کو دین اسلام سے ورغلانے اور برگشتہ کرنے کی کیا کچھ کوشش نہیں کی ہے۔

واقعات اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ وہ گذشتہ ایک یا دو صدی کے اندر اندر اس کے بل پر لاکھوں لاکھ فرزندانِ توحید کو اسلام سے برگشتہ کر چکے ہیں۔ اور تا حال برگشتہ کرنے میں مصروف ہیں۔ انہیں خود اس امر کا اقرار ہے۔ کہ اگر عیسیٰؑ کو وفات یافتہ مان لیا جائے۔ تو پھر عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور اس کا اسلام کے بالمقابل کالعدم ہو جانا لازمی ہو جاتا ہے۔ بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ کہ آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے عیسائی دنیا میں ایک کھلبلی مچا دی۔ جیسا کہ ہم خود عیسائی پادریوں کی تحریرات کی روشنی میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ مروجہ عیسائیت کی تمام تر بنیاد ہی مسیح علیہ السلام کے جی اٹھنے اور زندہ موجود ہونے پر تھی۔ اس لئے وہ اس پر سخت متفکر ہوئے۔ انہیں نظر آنے لگا۔ کہ وفاتِ مسیح کے عقیدہ کی موجودگی میں نہ صرف یہ کہ سادہ دل مسلمانوں پر ان کا جادو نہ چل سکے گا۔ بلکہ خود عیسائی اسلام کی خوبیوں کی طرف مائل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان کی اس گھبراہٹ کا اندازہ عیسائی مشنریوں کی اس عالمی کانفرنس سے بھی ہوتا ہے۔ جو ۱۸۹۴ء میں انگلستان کے دارالحکومت لندن میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں رائٹ ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ دی لارڈ بشپ آف گلاسٹر نے اس اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جو خاص اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ اور دیگر متعلقہ امور پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ کہا:۔

ترجمہ:۔ "غالباً اسلام میں حرکت کے آثار سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں سے جو اس بارے میں صاحبِ تجربہ ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہماری مملکتِ ہندوستان کے اکثر حصوں میں اور یہاں خود ہمارے اپنے جزیرے میں ایک نیا اسلام ابھر رہا ہے...... یہ مسلمانوں کے ان مروجہ عقائد میں سے بہت سی بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی وجہ سے ہماری نگاہوں میں اسلام قابل نفرین ٹھہرتا ہے۔ یہ تبدیلیاں بآسانی محسوس کی جا سکتی ہیں۔ یہ اسلام اپنی نوعیت کے لحاظ سے کچھ کم جارحانہ نہیں ہے افسوس اس بات کا ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے لئے بھی (خدا کرے ان کی تعداد زیادہ نہ ہو) یہ اپنے اندر کچھ کم جاذبیت نہیں رکھتا۔"

(The official Report of the Missionary Conference of the Anglican Communion 1894 page 64)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ ماننے سے مروجہ عیسائیت کی تمام بنیاد ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ مسیحؑ کا آج کے دن تک زندہ موجود ہونا وہ ستون ہے۔ جس پر عیسائیت کی تمام عمارت کھڑی ہے۔ اس کے بل پر وہ حیاتِ مسیحؑ کے عقیدے کا سہارا لے کر مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرتے اور انہیں الوہیتِ مسیح کا قائل بناتے رہے ہیں۔ وفاتِ مسیحؑ کے عقیدے سے عیسائیت کا یہ ستون ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے خود اپنے دین پر قائم رہنا ممکن نہیں رہتا۔ کجا یہ کہ وہ فرزندانِ توحید کو اسلام سے برگشتہ کریں۔ پس وفاتِ مسیح کا عقیدہ خود عیسائیت کی موت اور اسلام کے حق میں ایک نئی زندگی پر دلالت کرتا ہے۔ بلاشبہ یہ وہ راز کی بات ہے۔ کہ جس کے ساتھ دنیا میں غلبۂ اسلام کی آسمانی تقدیر وابستہ ہے۔ جوں جوں عیسائی دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہوتی جائیگی۔ کہ مسیح علیہ السلام ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اب دنیا میں واپس نہیں آنا۔ بلکہ ان کی خو بو لیکر ایک اور ہی وجود کو مبعوث ہونا تھا۔ اسی قدر تیزی سے وہ اسلام کے نور کی طرف دوڑیگی۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ خود عیسائی پادری اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "اگر فی الواقع مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور وہ زندہ موجود نہیں ہیں۔ تو پھر عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔" مسٹر عبیتہ من نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کے وفات پا جانے کی صورت میں ہم عیسائیوں سے زیادہ ناگفتہ بہ حالت اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔

بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی یہ آخری وصیت اپنے اندر اسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان رکھتی ہے۔ جس کی چمک سے ایک دنیا کی آنکھیں خیرہ ہوتی جا رہی ہیں۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے۔ کہ جب آسمانی تقدیر کے عین مطابق وہ لوگ جو مسیح علیہ السلام کو الوہیت کا درجہ دے کر شرک کی ظلمت میں بھٹک رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہوں گے۔ اور بالآخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گے۔

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں اپنی مذکورہ بالا نصیحت کو اس کی بنیادی اہمیت کے اعتبار سے "آخری وصیت" قرار دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ بالآخر واقعات کے لحاظ سے بھی یہ آپؑ کی "آخری وصیت" ثابت ہوئی۔ اس لئے کہ آپؑ نے اپنی وفات سے ایک روز قبل یعنی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی زندگی کی جو آخری تقریر ارشاد فرمائی۔ اس کے آخری الفاظ یہی تھے:۔

"تم عیسیٰ کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔ اور ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدیؐ کو آنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔"

(اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

فضل عمر ہسپتال اور دفتر مجلس انصار اللہ کا سنگِ بنیاد (بقیہ صفحہ اول)

کے طور پر اپنے ہاتھ سے پانچ اینٹیں رکھیں۔ اس کے بعد حضور ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ تا کہ وہ تمام احباب جماعت بھی جو فضل عمر ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شریک ہوئے تھے وہاں سے چل کر [illegible] آ جائیں۔ اگرچہ احباب سنگِ بنیاد کی اس دوسری تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار دوڑے چلے آ رہے تھے تاہم حضور نے اجتماعی دعا کرانے سے پہلے کچھ دیر انتظار فرمایا۔ .... اس اثناء میں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کا نقشہ پیش کیا۔ نقشہ ملاحظہ فرمانے اور ضروری ہدایات دینے کے بعد حضور پھر اس جگہ تشریف لائے۔ جہاں حضور نے سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح سنگِ بنیاد رکھنے کی یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی عبد الغفور صاحب کے والد حضرت میاں فضل محمد صاحب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی میں سے ہیں۔ اور اب آپ کے لئے پیرانہ سالی اور ضعف کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ تاہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شرفیاب ہونے کا شوق آپ کو اس تقریب میں کھینچ لایا تھا۔ جب حضور کو ان کی آمد کا علم ہوا۔ تو حضور نے ان کے پاس تشریف لے جا کر انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس موقعہ پر شکرانہ اور اظہار خوشی کے طور پر حاضر احباب میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اور تین بکرے بھی بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

ریویو آف ریلیجنز کی اعانت
ایک معزز بہن کی قابل تقلید مثال

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی خریداری اور توسیع اشاعت کے سلسلہ میں جہاں احباب جماعت پوری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہماری بہنیں بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ نے چٹاگانگ مشرقی پاکستان نے اپنے خاندان میں ایک خوشی کی تقریب سعید یعنی مکرم عزیز محمد صالح ابن سیٹھ فاضل ابراہیم الہ دین صاحب سکندر آبادی کا نکاح مسماۃ بشریٰ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ اس خوشی کے موقعہ پر انہوں نے ریویو کی مبلغ ۲۵/ روپے سے اعانت فرمائی ہے۔ احباب اس نکاح کے طرفین اور اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اس اعانت سے محترمہ زینب حسن صاحبہ کی طرف سے غیر ممالک میں دو پرچے ریویو کے جاری کر دیئے جائیں گے۔ آپ بھی اپنی خوشی کی تقاریب کو بابرکت بنانے کی خاطر اسی طریق سے ریویو کی توسیع اشاعت اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے کام میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

جملہ مجالس کے خدام جو ربوہ دارالہجرت میں تشریف لائیں

جملہ مجالس کے عہدیداروں اور خدام سے درخواست ہے کہ ان میں سے جن کو جب کبھی مرکز میں تشریف لانے کی توفیق ملے تو وہ مہربانی کر کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں تشریف لا کر خاکسار کو بھی مل لیا کریں۔ تاکہ جہاں مجالس کے مقامی حالات کی روشنی میں مجھے راہنمائی میسر آ سکے گی وہاں تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں ان کو بھی مرکزی ہدایات سے کما حقہٗ واقفیت ہو جایا کرے گی۔ اور اس طرح ہم سب ملکر مؤثر رنگ میں خدام الاحمدیہ کی مالیات کو مضبوط کر سکیں گے

(ملک) محمد رفیق مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایک احمدی بچے کی نمایاں کامیابی

پچھلے ماہ یہاں آباسین آرٹ میں میرے بھائی مبشر احمد متعلم جماعت دہم نے تصویری مقابلہ میں حصہ لیا تھا۔ جس میں ڈویژن بھر میں اول آئے اس کو ۲۵ روپیہ نقد انعام اور ۶ ماہ کے لئے روزنامہ شہباز حکومت کی طرف سے بطور انعام ملا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

(ناصر احمد شمیم متعلم جماعت دہم پشاور)

اعلان گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک ۱۹۵۷! جو کہ جماعت احمدیہ بریک مرالی ضلع سیالکوٹ کو بھجوائی گئی تھی گم ہو گئی ہے۔ لہذا احباب اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں اور اگر کسی صاحب کو علم ہو تو نظارت ہذا میں اطلاع فرما دیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

ایک غلطی کی تصحیح

ریویو برمباحثہ بٹالوی و چکڑالوی کے ص۴ کی سطر ۱۴ میں "ترجیح نہ دیں" میں "نہ" کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے۔ اصل عبارت "ترجیح دیں" ہے۔ احباب درست کر لیں۔

جلال الدین شمس

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے مجھے تین لڑکیوں کے بعد مورخہ ۲/۳/۵۶ بروز جمعہ فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو خادم دین بنائے اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین

احقر بشیر احمد ایس ایم یوسف والا ضلع منٹگمری

(۲) میرے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بروز سوموار بتاریخ ۲۰/۱/۵۶ کو لڑکا پیدا ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لڑکے کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

چوہدری عبدالحمید اختر اسٹیشن ماسٹر کوٹھیاں خاص ریلوے اسٹیشن ضلع لاہور

رسالہ اصحاب احمد کے متعلق اعلان

اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ رسالہ اصحاب احمد کے شمارے نمبر ۵ و ۶ اکٹھے آخر مارچ میں شائع ہوں گے ۱۵ اپریل تک جس خریدار کو نہ ملے وہ مجھے اطلاع دیں۔ ایک مفید غرض کی خاطر دونوں شمارے جمع کئے جا رہے ہیں۔ جن خریداروں نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا وہ میری ذاتی امانت میں دفتر امانت صدر انجمن ربوہ میں بھجوا دیں

ملک صلاح الدین ایڈیٹر اصحاب احمد قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری گذشتہ دو سال سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں بیماری کی شدت کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(اہلیہ مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم ربوہ)

(۲) احباب طالبات جماعت دہم نصرۃ گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میٹرک کے امتحان میں انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین (امۃ الباری اطہر)

(۳) بہت سے احمدی نوجوان اور بچوں کی طرف سے جو مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں دعا کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ احباب ان ایام میں بالخصوص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین (ادارہ)

(۴) بندہ کئی ایک مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے آمین سوندھا خاں احمدی پچند ضلع کیمبل پور

(۵) خاکسار امسال پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری نمایاں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں محمد اکرام پراچہ سرگودھا

(۶) خاکسار کا محکمانہ امتحان عنقریب ہو رہا ہے۔ احباب خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں بشارت احمد چوہدری ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی

(۷) خاکسار کے نانا چوہدری عبدالمنان صاحب کاٹھ گڑھی بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے خالو محمد صدیق صاحب کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں عبدالحکیم خاں کاٹھ گڑھی حال ربوہ

(۸) خاکسار امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین عبدالسمیع جاوید ربوہ

(۹) مکرم محمد اعظم صاحب ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عاشق محمود احمد سبڑیال ضلع سیالکوٹ

(۱۰) میرے بڑے بھائی جان ڈاکٹر احسان علی صاحب دل کے دورہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ طبیعت ابھی تک پوری طرح سنبھلی نہیں گھبراہٹ بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سرور عبدالحمید)

(۱۱) میری نانی جان عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سید امتیاز احمد ظفر ڈنبا لوی راولپنڈی

(۱۲) میری لڑکی امۃ النصیر کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد آف دھیرو کے چک ۳۳ ضلع لائلپور

(۱۳) میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان کی نظر کم ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے (ملک محمد دین خادم ربوہ)

(۱۴) منشی محمد اسعادت علی صاحب احمدی باڑہ برہمن بڑیہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابوالخیر محب اللہ)

(۱۵) احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری دینی و دنیوی مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین اللہ رکھا آف گھٹیالیاں

(۱۶) عزیز نذیر احمد و بشیر احمد کی صحت خراب رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (علی محمد احمدی مرالہ ضلع گجرات)

(۱۷) عزیزم بشیر احمد بیمار رہے کمزور بہت ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (بشیر احمد کاٹھ گڑھی ربوہ)

(۱۸) میرے بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے اور اہلیہ کی صحت و عافیت کے لئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

([illegible])

دعاوی درج کرنے کی آخری تاریخ میں توسیع کا کوئی امکان نہیں

ملتان میں کلیم کمشنر مسٹر خورشید زمان کا اعلان

ملتان ۱۹ فروری شمالی زون کے کلیم کمشنر مسٹر جسٹس خورشید زمان نے کل یہاں کہا کہ اب متروکہ جائدادوں کے دعاوی درج کرانے کی آخری تاریخ میں کسی توسیع کا امکان نہیں ہے۔ کیونکہ حکومت اس مقصد کے لئے ۱۰ ماہ سے زائد مہلت دے چکی ہے۔

یاد رہے کہ دعاوی کی رجسٹریشن کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ مقرر کی گئی ہے۔

کلیم کمشنر نے جو ملتان ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں مہاجروں کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے مشورہ دیا کہ مہاجرین کو دعاوی جلد از جلد درج کرا دینے چاہئیں تاکہ مقررہ تاریخ سے پہلے ہی ان کی تصدیق بھی کرائی جا سکے۔ آپ نے مہاجرین کو جھوٹے یا مبالغہ آمیز دعاوی پیش کرنے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

مسٹر خورشید زمان نے بتایا کہ حکومت مہاجرین کا مسئلہ جلد از جلد حل کرنا چاہتی ہے لیکن جب تک کلیم رجسٹریشن کا کام ختم نہیں ہو جاتا اور اس کے بعد کسی معقول سکیم پر عملدرآمد نہیں ہو جاتا ایسا کرنا ممکن نہیں۔

کلیم کمشنر نے مزید بتایا کہ متروکہ جائدادوں کی مالیت کی تشخیص کا کام بھی اگلے ماہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے خاص عملہ مقرر کیا گیا ہے۔

آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ضلع ملتان میں دعاوی درج کرانے کی رفتار انتہائی سست ہے اور یہاں دس لاکھ سے زائد مہاجرین میں سے صرف ۱۰ ہزار نے دعاوی کو درج کرائے ہیں۔ ملتان میں دو یوم کے قیام کے بعد مسٹر خورشید زمان مظفر گڑھ روانہ ہو گئے۔

مشرقی پاکستان کے لئے بھارت سے چاول

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا کہ مشرقی پاکستان کے لئے بھارت سے چاول قرض لینے کے سوال پر آخری تفصیلات طے کرنے کے لئے بدھ کے دن دہلی میں ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں دونوں ملکوں کے نمائندے حصہ لیں گے۔ اسی دن پاکستانی نمائندوں کو یہ بتا دیا جائے گا کہ بھارت چاول کی کتنی مقدار قرض دے سکتا ہے۔

ہندوستان کے لئے روسی طیارے

۲۲ فروری معلوم ہوا ہے کہ روس نے ہندوستان کو ہوائی جہاز دینے کی پیشکش کی ہے۔ حکومت ہند اس پر غور کر رہی ہے۔ اس پیشکش کے بعد وہ بات چیت رک گئی جو ہندوستان دو انجن والے جیٹ طیارے خریدنے کی غرض سے برطانیہ سے کر رہا تھا۔

سردی کی لہر سے ساڑھے سات سو ہلاک

لنڈن ۲۲ فروری گذشتہ تین ہفتے سے یورپ میں سردی کی جو شدید لہر آئی ہوئی ہے۔ اس سے ساڑھے سات سو اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لہر سے ۲۷ ملک متاثر ہوئے ہیں۔ موسمی ماہرین کے اندازہ کے مطابق تمام یورپ میں مزید برفباری اور طوفانی ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔

ملتان ڈویژن کے نئے کمشنر

لاہور ۲۳ فروری۔ مسٹر ظفر الاحسن کمشنر ملتان ڈویژن کو پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن کراچی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ قلات کمشنر مسٹر ایم زیڈ خان آپ کے جانشین ہوں گے۔ مسٹر ظفر الاحسن کل اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے خیبر میل کے ذریعہ ملتان سے کراچی روانہ ہو گئے۔ ریلوے سٹیشن پر حکام اور معززین نے آپ کو الوداع کہا۔

یونان میں برسر اقتدار پارٹی کی کامیابی

ایتھنز ۲۲ فروری۔ یونان کے عام انتخابات میں برسر اقتدار پارٹی ریڈیکل یونین کامیاب ہو گئی ہے۔ اس کے لیڈر وزیر اعظم کانسٹنٹین کارامنلیس ہیں۔ ریڈیکل یونین کے اعلان کے مطابق اس نے ایوان کی تین سو نشستوں میں سے ایک سو چون پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے مقابلے میں ڈیموکریٹک یونین نے ۱۴۳ نشستیں حاصل کی ہیں۔

کراچی میں "سیٹو کونسل" کے اجلاس کی تیاریاں

مندوبین کیلئے تین ہوٹلوں کے اڑھائی سو کمرے حاصل کر لئے گئے

کراچی ۲۱ فروری میثاق جنوب مشرقی ایشیاء کے وزراء کی کونسل کا جو اجلاس ۶ مارچ سے کراچی میں شروع ہو رہا ہے اسکے ایجنڈے کو بنکاک میں متعلقہ کمیٹی آخری شکل دے رہی ہے ادھر کراچی میں بڑے زور شور سے دو روزہ اجلاس کے سلسلہ میں انتظامات کئے جا رہے ہیں

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اجلاس میں رکن ممالک کے قریباً اڑھائی سو نمائندوں کی شرکت متوقع ہے۔ سب سے بڑا وفد امریکہ کا ہو گا۔ جو ۷۵ افراد پر مشتمل ہو گا۔ اس کی قیادت امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس کریں گے۔ جو اجلاس سے ایک روز پہلے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچیں گے۔ امریکی وفد میں ۲۵ مندوب اور باقی انکے معاونین ہوں گے۔ برطانیہ کا وفد بھی قریباً اتنا ہی بڑا ہو گا۔ اس میں ۲۵ ۔ ۳۰ مندوب اور باقی ان کے سیکرٹری و معاونین ہوں گے۔ برطانوی وفد کی قیادت وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائڈ کریں گے آسٹریلوی وفد ۱۲ افراد پر مشتمل ہو گا۔ اور اسکی قیادت مسٹر کیسی کریں گے۔

ترجمان نے بتایا ہے کہ متعلقہ کمیٹی بنکاک میں کانفرنس کے ایجنڈے پر غور کر رہی ہے۔ ترجمان نے کہا اگرچہ اس سلسلہ میں رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ اجلاس میں کن کن باتوں پر غور کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ کانفرنس کا ایجنڈا خفیہ رکھا جائے گا۔

حکومت پاکستان نے مختلف وفود کے ارکان کی رہائش کے لئے کراچی کے تین اعلےٰ ہوٹلوں کے قریباً اڑھائی سو کمرے ریزرو کئے ہیں۔ حکومت نے کچھ مکانات بھی اپنی تحویل میں لے لئے ہیں۔ بعض ممتاز مہمانوں کو گورنر جنرل ہاؤس اور سرکاری مہمانخانہ میں ٹھہرایا جائے گا مندوبین کے لئے کچھ کاریں بھی ریزرو کی گئی ہیں

سیٹو کونسل کا اجلاس سابق سندھ اسمبلی کے پرانے ہال میں ہو گا۔ اس ہال کو اجلاس کی ضروریات کے مطابق بنایا جا رہا ہے یہ ہال آجکل ایک سکول کے قبضہ میں ہے۔ اجلاس کے دوران اس ہال میں بیٹھنے والی جماعتوں کے طلباء کو چھٹی دے دی جائے گی۔

اجلاس کی کارروائی انگریزی میں ہو گی حکومت پاکستان نے معاہدہ کے شرکاء ممالک سے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نمائندے انگریزی کے علاوہ کسی اور زبان میں تقریر کرنا چاہئیں تو اپنے مترجم ساتھ لائیں۔ خیال ہے۔ فرانس اور فلپائن کے وفود میں مترجمین بھی شامل ہوں گے۔

مندر کی واگذاری

کراچی ۲۱ فروری۔ حکومت پاکستان نے ہندوؤں کی ایک متروکہ عبادت گاہ "کالی مندر" دوبارہ ہندوؤں کے حوالہ کر دی ہے۔ کراچی کے کمشنر مسٹر اے۔ ٹی نقوی نے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور مسٹر نورالحق چوہدری کی طرف سے اس مندر کا قبضہ پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر مسٹر سی سی ڈیسائی کو دے دیا۔ اس موقعہ پر مندر میں ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی مسٹر ڈیسائی نے اپنی تقریر میں مندر کی واگذاری کو ہند پاک دوستی کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا۔

طیارے کے حادثہ میں ۵۲ ہلاک

قاہرہ ۲۱ فروری۔ فرانس کا ایک کانسٹیلیشن طیارہ کل سائیگان سے پیرس جاتے ہوئے قاہرہ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ریت میں گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے کو گرتے ہی آگ لگ گئی۔ اس میں ۶۴ اشخاص سوار تھے جن میں سے ۱۲ زندہ بچے ہیں۔ ان میں ۶ مسافر اور ۶ عملہ کے ارکان ہیں۔ زندہ بچ رہنے والے ۶ مسافروں میں دو بچے ہیں۔ اس طیارے کے کپتان پی مانتے جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں کیلیفورنیا سے فرانس تک پرواز کر کے طویل مسافت کا ریکارڈ قائم کیا تھا بہ زندہ بچ گئے ہیں۔ مجروحین کو قاہرہ کے نزدیک ایک ہسپتال میں پہنچایا جا رہا ہے حادثہ طیارے کے انجن میں خرابی کی وجہ سے پیش آیا۔

جلسہ مصلح موعود ۔ (بقیہ صفحہ اوّل)

ورشاب نشأ فی عبادۃ ربّہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللّٰہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل طلبتہ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللّٰہ ۔ ورجل تصدق فاخفی حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللّٰہ خالیًا ففاضت عیناہ

یعنی پیغمبر اسلام علیہ السلام نے فرمایا سات شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جب کوئی سایہ نہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے سایہ میں رکھے گا (۱) عادل و انصاف کرنے والا امام ۔ (۲) ایسا نوجوان جس کی نشوونما عبادات الٰہی میں ہوئی ہے (۳) وہ شخص جس کا دل مساجد سے معلق رہتا ہے (۴) وہ دو شخص جن کی محبت محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی ان کا اجتماع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی وہ جدائی اختیار کرتے ہیں (۵) وہ شخص جس کو کوئی معزز اور خوبصورت عورت نے بدی کی طرف دعوت دے مگر وہ صرف یہ کہہ دے کہ میں خوف خدا اور تقویٰ کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا (۶) وہ شخص جو صدقہ وخیرات کرے مگر اتنا مخفی رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا خرچ کر رہا ہے (۷) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی محبت اور ذکر سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں ۔

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا ۔ جن سات صفات کا اس حدیث نبوی میں ذکر آتا ہے وہ ساتوں صفات اس موعود مقدس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں جو مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق ہے ۔ آپ کا عدل و انصاف آپ کا زہد و تقویٰ مساجد سے آپ کی وابستگی مزکّی و مطہر وجود اور خشیت و ذکر الٰہی روز روشن کی طرح سب پر عیاں ہے ۔ اس ضمن میں مکرم مولوی صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین کی مساجد سے وابستگی اور آپ کا الہام الٰہی کے بموجب یوسف ہونا خاص طور پر واضح کیا اور بتایا کہ مساجد کے قیام سے آپ کی وابستگی کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ آپ یہاں پر ہی مساجد تعمیر نہیں کرا رہے بلکہ دور دراز ممالک میں اور خود شرک کے مراکز میں بھی مساجد کے قیام اور ان کو آباد رکھنے کا سہرا آپ ہی کے سر ہے ۔ دنیا کے دور دراز کونوں میں آپ کے وجود کی برکت سے مساجد قائم ہوئی ہیں اور برابر ہوتی چلی جا رہی ہیں اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں آپ کو یوسف قرار دے کر تقویٰ و طہارت کے انتہائی بلند مقام کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کو وہ پاک روح عطا کی ہے جس کی تقدیس کے ترانے آسمانوں میں گائے جا رہے ہیں ۔ اس کے سر پر خدا کا سایہ ہے اور اس کی وجہ سے ساری جماعت خدا کے سایہ کی حفاظت میں ہے ۔ جماعت کا ایک ایک فرد اس امر کا عینی شاہد ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقائہ کے طفیل خدا کا سایہ ہر گھڑی جماعت کے سر پر ہے ۔

خدا کا دائمی اور ابدی سایہ

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے کہا خدا کا سایہ دائمی اور ابدی ہوتا ہے ، وہ غرض جس کے لئے خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اس مقام بلند پر کھڑا کیا ہے ۔ اس دن سے جبکہ آپ مسند آرائے خلافت ہوئے پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہ تمام و کمال پوری ہو کر رہے گی ۔ مبارک ہے وہ جو اس مقصد کے حصول میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے

مکرم مولوی صاحب نے اس امر کو بھی واضح کیا کہ مخالفین احمدیت جماعت احمدیہ کی کامیابی اور روز افزوں ترقی کو اپنے خیال میں بعض دنیوی سہاروں اور مادی اسباب کا نتیجہ قرار دیتے رہے اور انہوں نے اس خدائی تجلی کو محسوس نہیں کیا جو ہر آن سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے شامل حال ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنی مشیت کے تحت ان کے گمان کردہ ظاہری سہاروں اور مادی اسباب کو ہٹاتا چلا گیا اور پھر بھی دنیا نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ کا قدم بفضلہ تعالیٰ آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے ۔ جماعت کی اس ترقی کی وجہ ظاہر بین لوگ مادی اسباب اور دنیوی سہاروں میں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اس کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے سر پر خدا کا سایہ ہے اور جماعت احمدیہ اس سایہ کی حفاظت میں ہے ۔ اس امر کے ثبوت میں کہ جماعت بفضلہ ہر آن ترقی کی طرف جا رہی ہے

مکرم مولوی صاحب نے بعض اخباروں کے تازہ اقتباسات پڑھ کر سنائے ۔

بالآخر مکرم مولوی صاحب نے فرمایا جس پہلو سے بھی دیکھا جائے مصلح موعود کی پیشگوئی اسلام و احمدیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خود حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے اور اس حقیقت کو پورے جلال کے ساتھ آشکار کر رہی ہے کہ جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے اور اپنے امام ہمام کے مقدس وجود کی برکت سے ہر آن خدا کی حفاظت میں ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت میں رہیگی ۔ کیونکہ خدا کا سایہ ابدی اور دائمی ہوتا ہے

(م)

(م) اجتماعی دعا

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے اختتامی ارشادات کے بعد جلسہ ساڑھے گیارہ بجے اس اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا فرمائے ۔ اور حضور کا سایہ جماعت کے سر پر دیر تک قائم رکھے تا وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کو ہمارے درمیان بھیجا ہے بہ تمام و کمال پورا ہو ۔ اور بالآخر ساری دنیا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت قائم ہو جائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

جلسے کے دوران مختلف نوجوان طلبہ نے نہایت اموقع نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں ۔ چنانچہ بشیر احمد صاحب متعلم جماعت دہم نے کلام محمود میں سے سیدنا حضرت امیر المومنین کی نظم " قرآن مجھ کو دیدے " پڑھ کر سنائی اور مرزا محمد سلیم صاحب اور مبشر احمد صاحب متعلم جماعت نہم نے علی الترتیب مکرم مولوی ظفر محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی لکھی ہوئی نظمیں پڑھیں ۔

یوم مصلح موعود کے موقعہ پر تعطیل

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور ربوہ کے تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی ۔ جلسہ کے بعد نوجوانوں نے مختلف کھیلوں اور میچوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷